کیا ضعیف احادیث قابلِ قبول ہے؟

از : مبلغ اسلام جناب محمد فاروق خان صاحب رضوی
صدر سنی حنفی آرگنائزیشن (ایس ایچ او)، ناگپور

فضائل اور باب مناقب (یعنی انبیاء صحابہ واولیاء کی عظمت وفضیلت کے متعلق) بالاتفاق احادیثِ ضعیفہ کا بھی اعتبار کرلیا جاتا ہے۔ چنانچہ۔۔

۱) حضرت امام ابوزکریا یحیٰی بن شرف نووی رضی اللہ عنہ اپنی مشہور زمانہ تصنیف ''شرح مسلم'' میں فرماتے ہیں۔

انہم قدیر دون عنہم احادیث الترغیب و الترھیب وفضائل الاعمال والقصص و احادیث الزھد ومکارم الاخلاق و نحو ذالک ممالا تتعلق بالحلا والحرام وسائر الاحکام وھذا الضرب من الحدیث یجوز عنداھل الحدیث وغیرھم الساھل فیہ وروية ماسوی الموضوع منہ والعمل بہ لان اصول ذالک صحیحۃ مقررہ فی الشرع معروفۃ عند اھلہ وعلی کل حال فان الائمۃ لا یردون عن الضعفاء شیاء یحتجون بہ علی انفرادہ فی الاحکام۔

''محدثین کرام کی جماعت ضعیف راویوں سے ترغیب وترہیب، فضائلِ اعمال، واقعات انبیأ واولیاء، عبادات، مکارم اخلاق میں حدیثیں روایت کرتے ہیں۔ لیکن حلال وحرام کے احکام میں ان سے ہرگز روایت نہیں کرتے۔ فضیلت والے واقعات اور فضائلِ اعمال وغیرہ میں ضعیف راویوں سے روایت کرنا اوران پر عمل کرنا صحیح ہے اور شرع سے ثابت ہے۔ جبکہ احکام سے متعلق حدیث میں جب کوئی ضعیف راوی متفرد ہو تو اس کی روایت سے ہرگز استدلال (دلیل) نہیں لی جاتی''۔ (شرح مسلم للنووی علی مسلم، جلد۱، صفحہ۲۱)

۲) یہی امام نووی آگے مزید فرماتے ہیں۔۔

قال العلماء من المحدثین و الفقھاء وغیرھم یجوز ویستحب العمل فی الفضائل والترغیب والترھیب بالحدیث الضعیف مالم یکن موضوعا واماالاحکام کالحلال والحرام والبیع و النکاح والطلاق وغیرہ ذالک فلا یعمل فیھما الا بالحدیث الصحیح اوالحسن الا این یکون فی احتیاط فی شیء کما اذا ورد حدیث ضعیف بکراھتہ بعض البیوع اوالانکحۃ۔

''محدثین کرام، فقہا، اور دیگر علماء کرام فرماتے ہیں کہ فضائلِ اعمال اور ترغیب وترہیب میں حدیثِ ضعیف پر عمل کرنا مستحب (باعثِ ثواب) ہے جبکہ وہ موضوع نہ ہو۔ الاّ حلال وحرام کے احکام مثلاً بیع، نکاح اور طلاق وغیرہ میں حدیث صحیح یا حسن کے سوا اور کسی پر عمل درست نہیں مگر یہ کہ اس میں احتیاط ہو مثلاً بیع یا نکاح کی کراہت میں کوئی حدیث ضعیف بیان کی گئی ہو''۔ (شرح مسلم للنووی علی مسلم، جلد۱، صفحہ۲۱)

۳) حضرت علامہ امام شعرانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

وقد احتج جمھور المحدثین بالحدیث الضعیف اذا کثرت طرقہ ولحقوہ بالصحیح تارۃ وبالحسن اخری۔

''جب حدیثِ ضعیف متعدد اسانید (بہت ساری سندوں) سے مروی ہو تو جمہور محدثین (محدثین کی کثیر جماعت) اس سے استدلال (دلیل پکڑا) کرتے ہیں اور اس کو گاہ صحیح کے ساتھ گاہ حسن کے ساتھ لاحق کرتے ہیں''۔ (میزان الشریعہ، جلد۱، صفحہ۷۸)

جب کسی حدیثِ ضعیف کے موافق مجتہدین میں سے کسی کا قول مل جائے تو اس سے بھی حدیثِ ضعیف کی تقویت ہو جاتی ہے۔ چنانچہ اس متعلق۔۔

۴) حضرت علامہ ابن عابدین شامی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔

ان المجتھد اذا استدلال بحدیث کان تصحیحا لہ کما فی التحریر للام ابن ھمام وغیرہ۔

''مجتہد جب کسی حدیث سے استدلال کرے تو اس کا استدلال بھی حدیث کے صحیح ہونے کی دلیل ہے جس طرح تحریر میں امام ابن ہمام نے تحقیق فرمائی ہے''۔ (ردالمختار علی درمختار۔ جلد۴، صفحہ۱)

Continue Page - 2

اگر کسی حدیثِ ضعیف کے موافق اہلِ علم میں سے کسی کا قول موجود ہو تو اس سے بھی اس ضعیف حدیث کی تقویت ہو جاتی ہے۔ چنانچہ ۔۔۔۔

۵) حضرت سیدنا امام ترمذی رضی اللہ عنہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ ۔۔۔

"اذاتی احدکم الصلوة والام علی حال الحدیث۔۔۔

اس کے تحت لکھتے ہیں۔۔۔۔۔

"هذا حدیث غریب لا نعرف احداسنده الا ما روی من هذا الوجه والعمل علی هذا عند اهل العلم۔

۶) اس کی شرح میں حضرت علامہ ملا علی قاری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

قال النووی اسناده ضعیف نقله میرک فکان الترمذی یرید تقویة الحدیث بعمل اهل العلم۔

"علامہ نووی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور امام ترمذی اہل علم کے عمل سے اس حدیث کی تقویت بیان فرما رہے ہیں"۔

(مرقاۃ شرح مشکوۃ۔ جلد ۳، صفحہ ۹۸)

بعض اوقات صالحین (بزرگان دین) کے عمل سے بھی حدیثِ ضعیف کی تقویت ہو جاتی ہے۔ چنانچہ صلوٰۃ التسبیح جس روایت سے ثابت ہے وہ حدیث ضعیف ہے اور امام حاکم اور امام بیہقی نے اس کی تقویت کی وجہ یہ بتلائی ہے کہ عبداللہ بن المبارک کے عمل کی وجہ سے یہ حدیث تقویت پا گئی۔ چنانچہ۔

۷) مولانا عبدالحئی صاحب لکھتے ہیں۔

قال البیهقی کا ن عبدالله بن المبارک یصلیها و تد اولها الصالحون بعضهم عن بعض وفی ذالک تقویة للحدیث المرفوع۔

"امام بیہقی رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں کہ عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ صلوٰۃ تسبیح پڑھا کرتے تھے اور بعد کے تمام علماء اس کو ایک دوسرے سے نقل کر کے پڑھتے رہے ہیں اس وجہ سے اس حدیثِ مرفوع کو ضعیف ہونے کے باوجود تقویت حاصل ہو گئی"۔ (الاثار المرفوعۃ۔ صفحہ ۲۳)

۸) ابن تیمیہ اپنی کتاب "کتاب الوسیلہ" میں لکھتے ہیں۔

"امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ اور بعض علماء نے فضائلِ اعمال میں ضعیف احادیث کی روایت کو جائز قرار دیا ہے بشرطیکہ راوی کا کِذب پایہ ثبوت کو نہ پہنچا ہو۔ اور یہ اس وجہ سے کہ جب کوئی عمل شرعی دلیل سے ثابت ہو جائے کہ مشروع ہے اور اس کی فضیلت میں ضعیف حدیث روایت کی گئی تو سمجھا جاتا ہے کہ ثواب درست ہوگا"۔

(کتاب الوسیلہ، صفحہ ۱۷۸، از: ابن تیمیہ، اردو ترجمہ، احسان الٰہی ظہیر، مطبوعہ: الکتاب انٹرنیشنل، جامعہ نگر، نئی دہلی)

۹) ابن تیمیہ اپنی ایک دوسری کتاب "رفع الملام عن الائمۃ الاعلام" میں لکھتے ہیں۔

"ہمیں یہ زیب نہیں دیتا کہ کتاب الٰہی کے ایک حصہ پر ایمان لائیں اور دوسرے کا انکار کریں۔ علی ہذا القیاس بعض احادیث نبویہ کو مانیں اور بعض سے محض سے اسلئے نفرت کریں کہ وہ ہماری نفسانی خواہشات سے ہم آہنگ نہیں ہیں۔ لہذا بعض احادیث کو تسلیم کرنے اور بعض سے انکار کرنے کے معنی تو یہ ہیں کہ ہم صراط مستقیم کو چھوڑ کر ان گمراہ فرقوں کی پیروی کر رہے ہیں جو غضب الٰہی کا ہدف قرار پا چکے ہیں"۔

(رفع الملام عن الائمۃ الاعلام، صفحہ ۱۲۸۔ از: ابن تیمیہ، اردو ترجمہ: پروفیسر غلام احمد حریری۔ مطبوعہ: فردوس پبلی کیشنز، نئی دہلی)